درس ۱۴

مسلمانوں کی سیاسی و مِلّی زندگی

کے رہنما اصول

سورۃ الحجرات کی روشنی میں

—— (۶) ——

ایمان کا راستہ

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

﴿ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ○ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَىَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ ﴾ —— صدق اللّٰہ العظیم

"کہئے : کیا تم اللہ پر جتلانا چاہتے ہو اپنا دین' حالانکہ اللہ تو جانتا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں' اور اللہ تو ہر شے کا علم رکھتا ہے۔ وہ آپ پر احسان دھر رہے ہیں کہ وہ اسلام لے آئے۔ کہئے : مجھ پر اپنے اسلام کا احسان نہ دھرو' بلکہ اللہ تم پر احسان جتلاتا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی راہ سجھائی اگر تم فی الواقع سچے ہو۔ یقیناً آسمانوں اور زمین کی ہر چھپی چیز اللہ کے علم میں ہے' اور اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو"۔

فتح مکہ کے بعد ایمان لانے والوں میں زیادہ تعداد اعراب یعنی بدّووں کی تھی۔ ان میں سے اکثر کی کیفیت ایک علاقائی محاورے "تھوتھا چنا باجے گھنا" یعنی "خالی برتن زیادہ کھڑکتا ہے" کے مصداق تھی۔ چنانچہ جن کے دل میں ایمان نہیں تھا وہ کچھ زیادہ ہی بڑھ چڑھ کر اپنے ایمان و اسلام کا اظہار کرتے اور آنحضور ﷺ پر احسان جتاتے تھے۔ خاص طور پر وہ لوگ جو لڑے بھڑے بغیر ایمان لے آئے تھے اضافی حقوق کا مطالبہ کرتے کہ دیکھئے حضورؐ! نہ تو ہم نے آپ سے جنگ کی' نہ کبھی آپ کی مخالفت کی بلکہ ہم پُرامن طور پر اسلام لے آئے' لہٰذا ہمارا حق دوسروں کے مقابلے میں کچھ زیادہ ہے۔ ہمیں صدقات میں سے بھی حصہ ملنا چاہئے اور ہماری رعایت زیادہ ہونی چاہئے۔ اس آیت میں انہی زیادہ بڑھ چڑھ کر باتیں بنانے والوں کے بارے میں قدرے سرزنش کے انداز میں فرمایا : ﴿ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ﴾ کہ اے نبیؐ! آپ ان سے پوچھئے کہ تم کس کو بتانا چاہتے ہو کہ تم اسلام لے آئے ہو؟ کیا تم اللہ کو اپنے دین و ایمان کی اطلاع دینا چاہتے ہو؟ اسے جتلانا چاہتے ہو کہ تم ایمان لے آئے ہو! ﴿ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ﴾ "حالانکہ اللہ تو جانتا ہے جو کچھ کہ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے"۔ اگر تمہارے دل میں ایمان ہے' اگر تم واقعی صاحبِ ایمان ہو تو کیا کوئی چیز اللہ کی نگاہوں سے پوشیدہ اور اس کے علم سے باہر ہو سکتی ہے! ﴿ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ﴾ "اللہ تو ہر شے کا جاننے والا ہے"۔ اس کا علم ہر شے کو محیط ہے۔

اصل میں وہ اپنے ایمان کا احسان رسول اللہ ﷺ پر دھرتے تھے۔ چنانچہ فرمایا : ﴿ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ﴾ "اے نبی! یہ آپ پر احسان دھر رہے ہیں کہ یہ اسلام لے آئے ہیں"۔ چونکہ صدقات کی تقسیم کا معاملہ آپؐ کے ہاتھ میں تھا' لہٰذا اپنے اسلام لانے کا احسان آپؐ پر دھرتے تھے تاکہ صدقات و خیرات میں سے زیادہ سے زیادہ حصہ مل سکے!

نوٹ کیجئے' یہاں ایمان اور اسلام کو پھر الگ اصطلاحات کی شکل میں لایا جا رہا ہے اور اس اعتبار سے یہ مقام پورے قرآن مجید میں امتیازی حیثیت کا حامل ہے کہ اسلام اور ایمان کو علیحدہ علیحدہ بھی کیا گیا لیکن اس آیت میں ان دونوں کے ربط کو بڑی خوبصورتی سے واضح بھی کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ آیت کے پہلے حصے میں اسلام کا آنحضور ﷺ پر احسان

جتانے کے حوالے سے ان کے طرز عمل پر گرفت فرمانے کے بعد کہ : ﴿ یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَکُم ﴾ "اے نبی یہ آپ پر احسان دھر رہے ہیں کہ اسلام لے آئے' کہہ دیجئے مجھ پر کوئی احسان نہ دھرو اپنے اسلام کا"۔ فرمایا : ﴿ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ اَنْ هَدٰىکُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴾ "بلکہ اللہ تم پر احسان دھرتا ہے (اس کا احسان مانو) کہ اس نے تمہیں ایمان کا راستہ دکھا دیا ہے اگر تم (اپنے دعوائے اسلام میں) سچے ہو"۔ یعنی ایک تو وہ لوگ تھے جنہوں نے دھوکہ دینے کی نیت سے کلمہ پڑھا' یہاں ان کی بات نہیں ہو رہی' اگر تم نے دھوکے کی نیت کے بغیر اسلام کا کلمہ زبان سے ادا کیا ہے تو گویا کہ اللہ کا احسان مانو کہ تمہیں اللہ اس راستے پر لے آیا ہے کہ جس کی اگلی منزل ایمان ہے۔ اب تم ایمان تک پہنچ سکتے ہو' اس تک رسائی حاصل کر سکتے ہو۔ اس لئے کہ جو شخص اس سڑک پر آگیا اب گویا کہ اس کے لئے آسان ہے کہ وہ ایمان کی منزل تک رسائی حاصل کر لے۔ "ہدایت" کے مختلف درجات کو ذہن میں رکھئے کہ راہ دکھا دینا بھی ہدایت کا ابتدائی درجہ ہے اور راہ پر لے آنا بھی ہدایت ہی کا اگلا درجہ ہے۔ یہاں دونوں اعتبارات سے ترجمہ کیا جا سکتا ہے : ﴿ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ اَنْ هَدٰىکُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ ﴾ "کہ رسولؐ پر اپنے ایمان و اسلام کا احسان دھرنے کی بجائے اللہ کا احسان مانو کہ اس نے تمہیں ایمان کی راہ پر ڈال دیا' اگر تم فی الواقع اپنے دعوائے اسلام میں سچے ہو"۔ بقول شاعر ؎

"منّت منہ کہ خدمتِ سلطاں ہمی کنی
منّت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت"

یہاں نوٹ کیجئے کہ پہلے لفظ "اسلام" کے حوالے سے گفتگو ہے : ﴿ یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَکُم ﴾ اور پھر ﴿ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ اَنْ هَدٰىکُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴾ میں ایمان کی راہ پر ڈالنے کا ذکر اللہ تعالیٰ کے احسان کے طور پر کیا گیا ہے۔ اس طرح "اسلام" اور "ایمان" کو دو علیحدہ علیحدہ اصطلاحات کے طور پر بیان کر کے ان کے باہمی ربط کو بھی واضح فرما دیا ہے۔

آگے چلئے' فرمایا : ﴿ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴾ یہ اس سورۂ مبارکہ کی اختتامی (concluding) آیت ہے۔ "اللہ تعالیٰ تو آسمانوں اور زمین کی ہر

چھپی شے کا جاننے والا ہے"۔ ﴿ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ﴾ "اور اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو"۔ اس میں ایک طرح کی دھمکی بھی مضمر ہے کہ ہم دیکھ رہے ہیں تمہارے اعمال کو' تمہارے سارے کرتوت ہماری نگاہ میں ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مخلص اہل ایمان کے لئے تسلی کا سامان بھی ہے کہ تمہاری قربانیاں' تمہارا ایثار اور تمہارے اعمالِ صالحہ سب ہماری نگاہ میں ہیں' ہم ان سب سے بے خبر نہیں ہیں۔ جیسا کہ آنحضور ﷺ سے تسلی آمیز انداز میں فرمایا گیا : ﴿ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ﴾ "اے نبی' آپ ہماری نگاہوں میں ہیں"۔ اس اعتبار سے ہر صاحب ایمان کے لئے یہ الفاظ گویا کہ ہمت افزائی کا موجب ہیں کہ : ﴿ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴾ لیکن جن کے دلوں میں روگ ہے ان کے لئے یہی الفاظ کلمۂ تہدید کا درجہ رکھتے ہیں۔ یہ دھمکی آمیز الفاظ ہیں کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ تم کر رہے ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان حقیقی سے بہرہ اندوز فرمائے اور اس کے جو اضافی ارکان ہیں' ارکان اسلام پر مستزاد' یعنی یقین قلبی اور جہاد فی سبیل اللہ' ان کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

امیر تنظیم اسلامی محترم **ڈاکٹر اسرار احمد** مدظلہ کی تالیف

ایجاد و ابداعِ عالم سے عالمی نظامِ خلافت تک

تنزل اور اِرتقاء کے مراحل

- حیاتِ ارضی کا اِرتقاء
- تکمیل تخلیق آدم
- عطاءِ خلعت خلافت
- رحم مادر میں تخلیق آدم کے مراحل کا اعادہ

جیسے بہت سے اہم موضوعات پر قرآن و سنت کی روشنی میں سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اس ضمن میں ڈارون تھیوری کے باعث ذہنوں میں اٹھنے والے بہت سے سوالوں کے تسلی بخش جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔ لہٰذا آج ہی اس نادر کتاب کی کاپی محفوظ کرائیے۔

قیمت : 20 روپے ○ عمدہ طباعت ○ صفحات : 60

ملنے کا پتہ

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

قرآن اکیڈمی' 36۔کے' ماڈل ٹاؤن لاہور فون : 3-5869501 فیکس : 5834000